سوال

(149)اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرنی منع ہے یا غیر مسلم کی بھی الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرنی منع ہے یا غیر مسلم کی بھی الخ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیبت ایک اخلاقی جرم ہے۔ کیونکہ یہ ایک کمینی حرکت ہے۔ اس کا فاعل بذدل ہے۔ کے سامنے اظہار نہیں کرتا پیچھے عیب جوئی کرتا ہے۔ اس شرح میں اس کی حرمت عام مومن وکافر کوشامل ہے۔

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ

اسی عام اصول کی طرف رہ نما ہے۔ مگر بعض افعال پر عامۃ الناس کو متنبہ کرنا ہوتا ہے۔ یا بعض دفعہ کسی شرعی غرض سے کسی شخص کی نسبت صحیح رائے قائم کرنی مقصود ہوتی ہے۔ جیسے محدثین کوراویوں کی عیب جوئی اوراظہار میں حدیثوں کی تنقید مطلوب تھی پہلی صورت کو قرآن کی آیت نے مستثنیٰ کردیا۔۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا

مظلوم کوظالم کے حق میں اظہار ظلم کی اجازت دینی بھی اسی غرض سے ہے۔ کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے۔ کہ فلاں فلاشخص ظالم ہیں تاکہ اس کے دھوکہ سے بچیں قانون مروجہ کی دفعہ 500 تعزیرات ہند جوکسی شخص کی ہتک عزت کے واسطے ہے۔ اس میں چند مستثنیات ہیں۔ جن پر فاعل پر جرم ثابت نہیں ہوتا۔ بعینہ وہی صورت منیب ہے۔ اما نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول (کہ اس کا کچھ مواخذہ نہ ہوگا) حدیث کے مخالف نہیں۔ انما الاعمال بالنیات۔ (23 ربیع الثانی 38ہجری)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص117

محدث فتویٰ